Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ۔ ۱۰ صفر ۱۴۱۴ھ، ۳۱۔ وفا ۱۳۷۲ھش، ۳۱۔ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۷۰

زندگی کا ہر لمحہ عاجزانہ دعاؤں میں گزرنا چاہیئے

ایک صاحب ایمان کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور اس سے عاجزانہ دعاؤں میں گزرنا چاہیئے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ حقیقی زندگی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور ہر زندگی اور بقا اس سے حاصل ہوتی ہے۔ انسان درجہ بدرجہ ترقی کر کے اپنی رفعتوں کو پہنچتا ہے۔ یہ ارتقاء تدریجی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرّہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً اُنگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلّف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں، بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچّوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے، تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شاملِ حال ہو جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۶۶)

جنازہ غائب ۲۳۔ جولائی ۱۹۹۳ء بمقام بیت الفضل لندن

۱۔ مکرمہ بشریٰ داؤد صاحبہ بنت مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب۔ کراچی
۲۔ مکرمہ سلیمہ باجوہ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ۔ (والدہ مکرم نسیم احمد باجوہ مربی سلسلہ برمنگھم)
۳۔ مکرمہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب ملک۔ کراچی
۴۔ مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب۔ پنشنر معلّم وقف جدید۔ چک ۱۶۶ مراد پاکستان
۵۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ لاہور
۶۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ عبدالرحمٰن صابر صاحب۔ گوجرانوالہ
۷۔ مکرمہ امۃ اللہ بیگم چغتائی صاحبہ زوجہ محمد بشیر صاحب زبیر دی۔ لاہور
۸۔ مکرم مرزا محمد لطیف چغتائی صاحب۔ کراچی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

انسان کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے اور (کلام پاک) کے ذریعہ تو ساری دنیا کی تاریخ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ آدم کے زمانہ سے اس نے تاریخ بیان کی ہے۔ یہی نظر آتا ہے کہ یا تو لوگ آگے چلتے ہیں یا پیچھے ہٹتے ہیں۔ ایک جگہ کھڑے ہونے کی مقدرت انسان کو عطا نہیں کی گئی اس لئے کھڑے ہونے کے کوئی معنی ہی نہیں اور آگے جانے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ ہمارا مقصد کیا ہے اور ہم میں اتنی استعداد ہو کہ ہم ہر چیز پر غور کر کے اپنے لئے کوئی راستہ تجویز کر سکیں۔

(خطاب فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء)

غور و فکر کی عادت ترقی کا ذریعہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں سمجھتا ہوں کہ انسان اور حیوان میں سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ انسان سوچتا ہے اور حیوان نہیں سوچتا۔ حیوان ابتدائے آفرینش سے ایک ڈگر پر چلا آیا ہے لیکن انسان نے سوچ سوچ کر اپنے لئے نئے راستے ایجاد کر لئے ہیں اور جب کبھی انسان نے اپنے اس مقررہ طریق کو چھوڑا ہے وہ ہمیشہ نیچے گیا ہے۔ اُوپر کبھی نہیں گیا۔ پس اصل چیز جس پر ہمیں زور دینا چاہیئے اور جسکی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی اس عادت کو نہ چھوڑیں جس عادت کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کے لئے ضروری قرار دیا ہے اور وہ سوچنے کی عادت ہے اگر ہم بے سوچے سمجھے اپنے لئے کوئی طریق اختیار کر لیں گے تو یہ لازمی بات ہے کہ ہم ترقی نہیں کریں گے بلکہ ہم جس جگہ کھڑے ہونگے وہیں کھڑے رہیں گے اور یہ قانون قدرت ہے کہ جو کھڑا ہو جاتا ہے وہ پیچھے کی طرف جاتا ہے اپنے مقام پر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا ایسی بنائی ہے کہ یا تو انسان آگے جائیگا یا پیچھے جائے گا۔ کوئی مقام ایسا نہیں جہاں وہ کھڑا رہ سکے۔ دنیا کی تاریخ دیکھ لو جس وقت سے بنی نوع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ ۔ وفا ۱۳۷۲ ہش ۔ ۳۱ ۔ جولائی ۱۹۹۳ء

قول و فعل میں مطابقت

کہا کچھ اور کیا کچھ ۔ گویا اپنے قول اور فعل میں مطابقت نہ پیدا کی ۔ کوشش تو یہ کی کہ دوسروں کو دھوکہ دیا جائے لیکن ذرا گہرائی میں جاکر غور کیا جائے تو یہ اپنے آپ کو دھوکہ دینے والی بات ہے اور ہے بھی ایسی کہ عادت کی طرح چمٹ جائیگی ۔ ایک دفعہ کامیابی سے "کہا کچھ اور کیا کچھ" والی بات ہوئی تو آہستہ آہستہ ان دونوں امور میں ہم آہنگی کم ہوتی چلی جائیگی ۔ پھر عادت ہی بن جائیگی اور ہر جگہ اور ہر شخص سے یہی ہوگا کہ کہیں کچھ اور کریں کچھ ۔ اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے علاوہ دوسروں کو دھوکہ دینے والی بات ۔ لوگ بڑے ہوشیار ہوتے ہیں ۔ وہ اس عادت کو خوب سمجھ جاتے ہیں اور اعتبار کم ہونے لگتا ہے ۔ گویا کہ اپنے دل میں تو اس دھوکہ کا اعتبار بڑھنے لگتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اعتبار کم ہونے لگتا ہے اور انسان بے وقار ہوکر رہ جاتا ہے ۔

اور جس وقت ہم کچھ کہہ کر ۔ کر کچھ اور لیتے ہیں تو کیا اس وقت ہمیں خدا کی ہستی کا یقین ہوتا ہے ۔ کیا اس وقت ہم جانتے ہیں کہ خدا ہے اور وہ دیکھ بھی رہا ہے اور سن بھی رہا ہے جو ہم نے کہا ہے وہ اس نے سن لیا ہے اور جو کچھ ہم نے کیا ہے وہ اس نے دیکھ لیا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ جانتے ہوئے بھی اس وقت ہم خدا کی ہستی کے عملی طور پر قائل نہیں رہتے ۔ یہ بھی کتنا بڑا نقصان ہے اپنے ایک جھوٹے اور غیر اہم سے فائدے کے لئے ۔ چلو فائدہ بڑا بھی سہی ۔ خدا کی ہستی پر ایمان کھو بیٹھیں ۔

خدا تعالیٰ کی ہستی میں یقین اور اسکی ساری صفات پر ایمان تو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم وہی کچھ کریں جو ہم نے کہا ہے ۔ تاکہ خدا کے ہاں ہم جھوٹے نہ بنیں لوگوں کا کیا ہے وہ جانیں یا نہ جانیں خدا تو جانتا ہے کہ ہم نے کہا کیا ہے ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے ۔"
اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہمارے قول و فعل میں ہمیشہ مطابقت ہو ۔

کر دکھائیں آپ جو کچھ بھی کہیں
بات یہ کچھ ایسی مشکل تو نہیں
زندگی کا راستہ پہچانئے
ہر قدم پر ایک منزل تو نہیں

ابوالاقبال

جو اُن کے حُسن کے جلوے مری آنکھوں میں ڈھل جائیں
مرے تاریک رستے کہکشاؤں میں بدل جائیں

مَیں شاید گردشِ گردوں کی رَہ میں روک بنتا ہوں
مِری رفتار سے ایسا نہ ہو پاؤں پھسل جائیں

درِ میخانہ کب سے بند ہے ہم کس کو بتلائیں
گھٹاؤں سے کوئی کس طرح کہہ دے اب مچل جائیں

محبّت کے شجر کو آنسوؤں سے سینچتے رہنا
کہیں نفرت کی دیمک کے نہ اس پر وار چل جائیں

نوائے بے نوا پہنچے گی ہفت افلاک کی حد تک
سنگھاسن جن کے ہیں مضبوط وہ بھی اب سنبھل جائیں

تمہاری ایک دزدیدہ نظر یہ معجزہ کر دے
مری اُمید رہ جائے ۔ مِرے ارماں نکل جائیں

کسی کے غم کو اپنا کر نسیم اُمید کرتا ہوں
کہ جو خوشیاں بضد ہیں وہ بھی میرے سر سے ٹل جائیں

نسیم سیفی

واقفین بچّوں میں خوش مزاجی اور تحمّل پیدا کریں

حضور انور نے فرمایا :۔

"بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہیئے ۔ ترش رُوئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی ۔ ترش رُو واقفین ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں ۔ اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمّل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا ، یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں ۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۰ ۔ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وکلاء کی آراء

میاں اقبال احمد خان ایڈووکیٹ

حق شفع ـــ ایک انفرادی حق

کسی اجنبی کے در آنے سے اس معاشرہ کو جس ضرر کے پہنچنے کا احتمال ہے اس سے بچنے کے لئے اسلام میں حق شفع کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ مگر اس کا مکمل انحصار جناب رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت گرامی پر ہے۔ قرآن عظیم میں اس بارہ میں کوئی آیت موجود نہیں ہے۔ اسلام کی آمد سے قبل عرب میں مختلف رنگوں میں حق شفع موجود تھا۔ جسے منسوخ نہ فرمایا گیا۔ بلکہ غیر منقولہ جائیداد کے حصہ داران اور دیگر مستحقین کے امن و سکون کی حفاظت کی خاطر اس حق کو قائم رکھا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مستحقین کو جن کو خرید اراضی کا فائق تر حق حاصل ہو یہ اختیار دیا کہ وہ خریدار کو اس کی اصل ادا کردہ زر بیع دے کر اس جائیداد کو خرید سکتے ہیں۔ پنجاب میں قانون شفع اب کی بار ۶ اپریل ۱۹۹۱ء کو نافذ کیا گیا ہے۔ جس کی بعض شقوں کو تو بعد میں مرکزی شرعی عدالت نے خلاف شریعت قرار دے دیا ہے۔ مگر بنیادی طور پر یہ قانون پنجاب میں نافذ العمل ہے۔ اس قانون کے مطابق پنجاب میں واقع غیر منقولہ جائیداد کی بیع کی صورت میں حقداران اس بیع پر شفع کر کے اس اراضی کو بذریعہ عدالت واپس لے سکتے ہیں۔ بیع کے علاوہ ھبہ بالعوض اور ھبہ بالشرط العوض کے تحت منتقل شدہ اراضیات پر بھی شفع دائر کیا جا سکتا ہے مگر وراثت، وصیت اور ہبہ پر شفع دائر نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح اگر عدالت کسی ڈگری کے تحت کوئی جائیداد فروخت کرے یا کوئی جائیداد کسی بھی دیوانی، فوجداری یا عدالتِ مال یا افسر مال یا لوکل اتھارٹی کے حکم سے بیع ہو یا زرعی اراضیات کا تبادلہ ہو تو اس پر حقِ شفع کا استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح حق مہر میں دی گئی اراضی یا خون بہا یا زخم وغیرہ لگانے کے عوض جو اراضی دی گئی ہو اس پر حق شفع کا استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ خریدار نے ساری رقم ادا کر کے ہی اراضی خرید کی ہو تب ہی اس پر شفع کیا جائے۔ بلکہ کچھ زرِ بیع ادا کی گئی ہو، کچھ ادا کرنے کا وعدہ کیا گیا ہو، یا کل ادا کی گئی ہو یا ادا کرنے کا وعدہ ہی کیا گیا ہو تو ایسی جملہ صورتوں کو بیع ہی سمجھا جائے گا۔ محض یہ بات کہ جزوی یا کلی طور پر زر بیع کی ادائیگی باقی ہے دائرگی مقدمہ شفع میں حائل نہ ہو گی۔

حقدارانِ شفع

پنجاب میں موجود قانونِ شفع کے مطابق کھاتہ شریک یعنی مشترکہ مالک، مشترکہ راستہ، مشترکہ پانی، مشترکہ کھال یا مشترکہ حق آبپاشی، رکھنے والوں کے علاوہ ملحقہ اراضیات کے مالکان (پڑوسی) کو بھی حقِ شفع حاصل ہے۔ اگر حقداران زیادہ ہوں تو سب مل کر یا سب علیحدہ علیحدہ طور پر بھی دعویٰ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اُن میں سے کوئی ایک بھی دعویٰ شفع دائر کر سکتا ہے تاہم ایک سے زائد دعویٰ دائر کرنے والوں کو اگر عدالت برابر حقدار پائے گی تو اراضی بیع شدہ برابران میں تقسیم کر دے گی۔ اگر ایک مدعی کا حق دوسرے کے مقابل پر فائق ہو تو فائق حق رکھنے والے کو اراضی دے دی جائے گی۔ اور کم تر حق والے کا دعویٰ عدالت خارج کر دے گی۔ تاہم اگر متعدد افراد مل کر دعویٰ کریں اور ان میں سے بعد میں کوئی شخص اپنا دعویٰ واپس لے لے تو باقی اپنے مقدمہ کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ باقی مدعیان نے ابتداء سے ہی کل اراضی پر دعویٰ کیا ہو۔ ورنہ ایک کے دعویٰ واپس لینے سے باقی مدعیان کا دعویٰ از خود خارج قرار پائے گا۔ کیونکہ جزوی شفع کی اجازت نہیں ہے۔ اگر زمین پر واقع درخت یا عمارت کا ملبہ فروخت کیا جائے تو ان پر دعویٰ شفع دائر نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہیں۔ تاہم اگر زمین فروخت کی جائے تو اس میں موجود درخت اور عمارتیں بھی بیع شدہ تصور ہوں گی سوائے اس کے بیعنامہ میں اس کے برعکس کوئی اندراج پایا جائے۔

طریق استعمالِ حق شفع

اگرچہ شفع ایک قانونی حق ہے مگر اس کا نفاذ ایک خاص ضابطہ کا محتاج ہے جب حقدار کو علم ہو کہ کوئی ایسی زمین یا مکان فروخت ہوا ہے جس پر اس کا حق شفع بنتا ہے تو فوراً اسی وقت، اسی محفل میں، بلا توقف یہ اعلان کرے کہ اس کا اس بنا پر حقِ شفع بنتا ہے۔ لہٰذا وہ اس بیع پر شفع کرے گا۔ اگر اس نے فوراً یہ اعلان روبرو گواہان نہ کیا تو اس کا حقِ شفع کالعدم ہو جائے گا۔ گھر کے دروازہ پر اگر بیع کی اطلاع ملے۔ حقدار اندر چلا جائے۔ گھر سے پگڑی لے کر باہر آ جائے اور کہے کہ میں اپنا حق شفع استعمال کروں گا تو وہ ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ درمیانی تاخیر اور اسی محفل میں اعلان نہ کرنے کے باعث اس کا حق شفع کالعدم ہو جائے گا۔ بعض فقہاء نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر حقدار نوافل ادا کر رہا ہو اور اسے بیع مذکورہ کی اطلاع دی جائے یا اس کے پاس سے گزرتے لوگ اس بیع کی بابت بات کر رہے ہوں تو وہ نماز توڑ دے۔ اور حق شفع کا اور شفع کرنے کا اعلان کرے۔ اگر خط کے ابتدائی حصہ میں بیع کی اطلاع دی گئی اور بعد میں کچھ اور مذکور ہو تو لازم ہے کہ دیگر اوراق پڑھنے سے قبل اپنے حق شفع کا اعلان کرے۔ اگر اس نے پورا خط پڑھنے کے بعد ایسا اعلان کیا تو اس کا حق کالعدم قرار پائے گا۔ تاہم بنیادی طور پر فقہاء نے اسی محفل میں اعلان کو لازمی قرار دیا ہے۔ اور فوراً سے مراد اسی لمحہ نہیں لیا۔ ایسے حضرات کی رائے میں وقت اور قیمت وغیرہ کے بارے میں سوچنا ضروری حق ہے۔ لہٰذا چند لمحات کی تاخیر سے حق شفع باطل نہیں ہو جاتا۔ دعویٰ دائر کرنے کے بعد شہادت کے مرحلہ پر ایسے گواہ یا گواہان کو پیش عدالت کیا جائے جن کے روبرو یہ اعلان کیا گیا ہو۔ اس اعلان کو "طلبِ مواثبت" کہا جاتا ہے۔

طلبِ مواثبت کے بعد

لازم ہے کہ دو گواہان کی موجودگی میں حقدار (مدعی) خریدار سے یہ کہے کہ اسے فلاں وقت اس بیع کا علم ہوا تھا۔ جس پر اس نے طلب مواثبت کر دی تھی۔ لہٰذا اب خریدار اصل ادا شدہ زر بیع اور اس کی تکمیل کے لئے کئے گئے اخراجات لے کر اراضی اس کے حوالے کرے۔ فنی طور پر اس تقاضا کو "طلبِ اشہاد" کہا جاتا ہے۔

تیسرے مرحلہ پر

لازم ہے کہ ایک تحریری نوٹس جن پر ۲ صادق گواہان کے دستخط یا نشان انگوٹھا ہوں وہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک واپسی رسید خریدار کو بھجوایا جائے کہ وہ بیع شدہ اراضی سابقہ طلبات کی روشنی میں حقدار کے حوالے کرے ورنہ اس پر دعویٰ شفع دائر کیا جائیگا اگر گواہان ۲ نہ ہوں یا ان میں سے کوئی ایک "صادق" نہ ہو یا ان میں سے کسی کا انگوٹھا یا دستخط بشمول مدعی نوٹس پر نہ ہوں تو دعویٰ مدعی کامیاب نہ ہو سکے گا۔ اسی طرح اگر نوٹس بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک واپسی رسید نہ ہو تو بھی دعویٰ مدعی خارج ہو جائے گا۔ پھر یہ بھی لازم ہے کہ یہ نوٹس اور "طلب اشہاد" کے گواہان کے علاوہ نوٹس کے گواہان بھی عدالت میں پیش کئے جائیں مگر قانوناً یہ لازم نہ ہے کہ طلب اشہاد والے گواہان ہی نوٹس کے گواہ ہوں۔ نہ ہی یہ ضروری ہے کہ نوٹس کے گواہان وہ نہ ہوں جو طلب مواثبت یا طلب اشہاد کے گواہ ہیں اس نوٹس میں اپنا حق شفع جتانا، طلب مواثبت و اشہاد کا کیا جانا، اصل یا ادا شدہ زر بیع کی ادائیگی پر ہر لمحہ آمادہ ہونے کا ذکر ضروری ہے۔ وگرنہ دعویٰ خارج ہو جائے گا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ یہ نوٹس بیع کا علم ہونے کے چودہ یوم کے اندر دیا جائے۔ ورنہ نوٹس غیر قانونی ہو جائے گا۔ بشرطیکہ ان چودہ یوم میں نوٹس دینا مدعی کے لئے ممکن ہو۔ اگر علم کے بعد مدعی کسی وجہ سے بے ہوش ہو جائے۔ قید کر لیا جائے یا کسی وجہ سے نوٹس دینے کے قابل نہ رہے تو نوٹس نہ دینے کا کوئی اثر مقدمہ پر نہیں پڑ سکتا۔ ولی یا مختار بھی اسی صورت میں مندرجہ بالا تمام کارروائی کر سکتے ہیں جب کہ حقدار خود کسی وجہ سے نہ کر سکتا ہو۔ اسی طرح شرائط پوری کرنے کے بعد مگر دائرگی دعویٰ سے قبل حقدار فوت ہو جائے تو اس کے شرعی و قانونی ورثاء بھی دعویٰ دائر کر سکتے ہیں۔ تاہم اگر مقدمہ کا ابتدائی عدالت سے فیصلہ ہونے سے قبل حقداران اپنی اس خصوصیت یا حق سے محروم ہو جائے جس کی بناء پر اس نے دعویٰ کیا تھا تو اس کا دعویٰ بھی خارج قرار پائیگا۔ مثلاً اگر مشترکہ مالک اپنا حصہ جائیداد فروخت کر دے یا پڑوسی تبادلہ کر کے اپنی زمین دورانِ سماعت مقدمہ کسی اور جگہ لے جائے تو اس کا دعویٰ بھی خارج ہو جائے گا اور نئے آنے والے کو بھی متذکرہ دعویٰ کے جاری رکھنے کا کوئی حق و اختیار حاصل نہ ہو گا۔ صوبہ پنجاب کے تمام حقداران ایک دوسرے کے خلاف حق شفع استعمال کر سکتے ہیں۔ خواہ وہ مسلمان ہوں خواہ وہ لوگ ہوں جو اسلام کو اپنا مذہب تسلیم نہ کرتے ہوں یا وہ حضرات ہوں جن کو آئین یا کسی سیاہ قانون نے اپنی اغراض کے لئے مسلمان تسلیم نہ کیا ہو۔ وہ لوگ بھی حق شفع استعمال کر سکتے ہیں اور ان کے خلاف بھی حق شفع استعمال ہو سکتا ہے جن پر یہ پابندی ہے کہ وہ اگر اپنے آپ کو مسلمان کہہ دیں تو ان کو قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ تاہم اگر مدعی اور خریدار کا حق برابر ہو تو خرید شدہ اراضی دونوں میں برابر تقسیم کر

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۴۔جون ۱۹۹۳ء

Livestock fa~ming

From Latif Qureshi

The recent strike by the butchers of Lahore and the tussle with the city administration over the rates of beef and mutton and the high prices of sacriticial animals on Eidul Azha have indicated that beef and mutton supply in the whole of country is on the decline.

Beef and mutton are a major source of protein and are needed by the human body for its proper nourishment and maintenance.

The incentives provided in the form of reliefs and income tax have not proved sufficient to encourage cattle, sheep and goat farming because such farms, dependent upon stall-feeding do not prove economically viable.

Even stall-fed dairy farming is not economically viable and that is why all the milk-product plants in Pakistan depend on milk collected from far off places where animals are pasture-fed and stall-fed.

It is about time the government started a livestock farming scheme such as the one started by the British in the old days for horse breeding, wherein land was allotted by the government in the newly developed canal irrigation schemes areas on condition of supplying the government a fixed number of horses every year. The government owns vast pastures spread over millions of acres. The pastures are situated along river banks and in hilly areas.

I am sure if the government launches some scheme as would allot a fixed acreage of pasture land to companies, partnerships and individuals on condition of supplying the government a fixed number of grown-up animals every year, we will become self-sufficient in cattle, sheep and goat. Milk would be an additional by-product thus making us self-sufficient in milk and meat from five to ten years.

Lahore

The News International, Monday, June 14.

دی نیوز انٹرنیشنل میں گذشتہ ایام میں (۱۴ر جون) لطیف قریشی نے لاہور سے خطوط کے کالم میں یہ خط شائع کروایا۔

حال ہی میں قصابوں نے لاہور میں جو سٹرائک کی تھی اور جو شہر کی انتظامیہ سے بڑے اور چھوٹے گوشت پر ان کا مناقشہ چل رہا تھا اور عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کے جانوروں کی جو قیمتیں بڑھ گئی تھیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ سارے ملک میں بڑے اور چھوٹے گوشت کی کمی ہو رہی ہے۔

بڑا اور چھوٹا گوشت ہماری پروٹین کی خوراک کا ایک ذریعہ ہے اور انسانی جسم کو اپنی نشوونما اور قیام کے لئے اسکی ضرورت ہے۔

جو مراعات اور انکم ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے وہ اس بات کی حوصلہ افزائی نہیں کرتی کہ جانور بھیڑ بکری کو زیادہ فروغ دیا جائے۔ یہ سٹال فیڈنگ پر انحصار کرتے ہیں۔ جو اقتصادی طور پر مفید ثابت نہیں ہوتا۔ سٹال فیڈنگ والے جانور اقتصادی طور پر نفع مند نہیں ہیں اور اسی لئے دودھ سے بنائی جانے والی چیزوں کے پلانٹ پاکستان میں ایسے دودھ پر انحصار کرتے ہیں۔ جو مختلف جگہوں سے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ جہاں پر جانوروں کو چراگاہوں میں بھی چرایا جاتا ہے اور سٹال میں بھی انہیں چارہ دیا جاتا ہے۔

وقت آگیا ہے کہ حکومت جانوروں کی فارمنگ کی سکیم تیار کرے جیسی کہ برطانوی حکومت میں پرانے دنوں میں گھوڑوں کے لئے تیار کی گئی تھی۔ اس سکیم میں گورنمنٹ نئے ترقی پذیر نہری علاقوں کی زمین لوگوں کو دیتی تھی اور شرط یہ تھی کہ وہ حکومت کو ایک خاص تعداد میں گھوڑے فراہم کریں گے۔ اور ایسا وہ ہر سال کریں گے۔ حکومت کے پاس بہت بڑی چراگاہیں ہیں جو دسیوں لاکھ ایکڑوں پر پھیلی ہوئی ہیں اور یہ چراگاہیں دریاؤں کے کناروں پر بھی ہیں پہاڑی علاقوں میں بھی ہیں۔

مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اگر حکومت کوئی ایسی سکیم بنائے۔ جس سے وہ چراگاہوں کی جگہ کمپنیوں کے لئے مخصوص کر دے جہاں پر لوگ مل جل کر یا انفرادی طور پر کام کریں اور حکومت کو ہر سال جانور مہیا کریں۔ ہمیں ایسا کرنے سے جانوروں بھیڑوں اور بکریوں کی اپنی ضرورت خود پورا کرنے کا موقعہ ملے گا۔ اور اسکے علاوہ ایک ضمنی پیداوار دودھ بھی ہوگی۔ اس طرح ہم دودھ اور گوشت میں پانچ چھ سال تک خود کفیل ہو جائیں گے۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۳۔جولائی ۱۹۹۳ء

Khushwant Singh

From Rana M. Aslam Khan

Khushwant Singh is a renowned journalist of India, who once said, "Whenever any propaganda campaign was launched by the Indian press against Pakistan, I severely opposed it to the best of my capacity and always tried to rationalise the Indian media approach towards Pakistan".

He considers Pakistan as his motherland and the streets of Hadali town where he played in his childhood are very dear to him. In his book "The collected short stories of Khushwant Singh", he tells us about the art of writing short stories. "More malicious gossip" is a compilation selected from two of his immensely popular columns, "Gossip sweet and sour", and "With malice towards one and all".

He shot to literary fame with his novel 'Train to Pakistan" and ever since has been among the most widely read authors. The book makes delightful reading. Here he both stimulates and irritates with his princely styles. His two volume "History of the Sikhs" is a well-documented book on the history of the sub-continent.

The prime causes of his immense popularity are his acerbic pen, his wit and humour and most of all his ability to laugh at himself. He has done different things at different times: practised law, diplomacy and politics, and taught comparative religion at Princeton.

He edited the "Illustrated Weekly of India", and has written regularly for several European and American journals including the "New York Times".

Faisalabad

The News International, Tuesday, July 13, 1993

نیوز انٹرنیشنل کے ۱۳ر جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں رانا ایم اسلم خان خطوط کے کالم میں لکھتے ہیں:

خوشونت سنگھ بھارت کے ایک مشہور جرنلسٹ ہیں جنہوں نے ایک دفعہ کہا تھا۔

جب بھی ہندوستانی پریس میں پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ مہم شروع کی جاتی ہے تو میں سختی سے اس کی مخالفت کرتا ہوں اور حتی المقدور یہ کوشش کرتا ہوں کہ ان کے رویہ کو معقول سطح پر لاؤں۔ وہ پاکستان کو اپنی مادرِ وطن سمجھتے ہیں اور ہڈالی شہر کی گلیاں جہاں بچپن میں وہ کھیلتے رہے تھے انہیں بہت عزیز ہیں۔ اپنی کتاب خشونت سنگھ کی منتخب کہانیاں میں وہ بتلاتے ہیں کہ مختصر کہانی لکھنے کا آرٹ کیا ہے "مور ملیشس گاسپ" (MORE MALICIOUS GOSSIP) ایک دوسرے کے خلاف مزید گپ شپ ان کے دو انتہائی پاپولر کالموں میں سے لی گئی کہانیاں ہیں۔ "گاسپ سویٹ اینڈ ساور" گپ شپ شیریں اور کڑوی اور "ود میلیس ٹوورڈز ون اینڈ آل" ہر شخص کے لئے اس کی مخالفت میں کچھ نہ کچھ۔

وہ ادبی شہرت پر یوں پہنچے کہ ان کا ناول "ٹرین ٹو پاکستان" "پاکستان کے لئے گاڑی" مشہور ہوا اور اس وقت سے لے کر وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو سب سے زیادہ پڑھے جاتے ہیں۔ ان کی کتاب بہت خوشگوار مطالعہ پیش کرتی ہے یہاں انہوں نے جذبات کو ابھارا بھی ہے اور جذبات میں تیزی بھی پیدا کی ہے اور ایسا انہوں نے اپنے "پرنسلی سٹائلز" کے ذریعے کیا ہے۔ ان کی دو جلدوں میں لکھی گئی "سکھوں کی تاریخ" خوب خوب حوالوں سے مزین ہے اور یہ دراصل برصغیر کی تاریخ ہے۔

ان کی بہت زیادہ شہرت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان کے قلم سے جو کچھ نکلتا ہے وہ خاصا تند و تیز ہوتا ہے۔ ان کی ہوشمندانہ اور ظریفانہ تحریریں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ اپنے آپ پر ہنس سکتے ہیں۔ انہوں نے مختلف شعبوں میں کام کیا ہے۔ قانون کی پریکٹس کرتے رہے ہیں۔ ڈپلومیٹ رہے ہیں اور سیاست دان بھی اور انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں موازنہ مذہب کے مضمون کی تدریس بھی کی ہے۔

انہوں نے السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا کی ادارت بھی کی ہے اور باقاعدگی کے ساتھ متعدد یورپی اور امریکی جرنلز میں لکھتے رہے ہیں اور ان جرنلز میں نیویارک ٹائمز بھی شامل ہے۔

یہ خط فیصل آباد سے لکھا گیا۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۶۔جون ۱۹۹۳ء

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) خان نسیم اقبال نیوز انٹرنیشنل کے ۱۶ر جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں لکھتے ہیں۔

"رچرڈ سیمپسن نے اپنے خط "ایسٹر اور امتحانات" جون سات میں شکایت کی ہے کہ کوئی امتحان ایسٹر سنڈے کے دن نہ لیا جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو کیسا لگے گا اگر انہیں عید کے دن امتحان دینا پڑے۔

میں مسٹر سیمپسن کو یہ جواب دینا چاہتا ہوں کہ میری بھتیجی نے حساب کا پرچہ لنڈن سکول آف اکنامکس کے توسیعی پروگرام کے ماتحت جس کا انتظام برٹش کونسل نے لاہور میں کیا۔ ۲ر جون کو پرچہ ہوا یہ دن عیدالاضحیٰ کا دن تھا۔ اسی روز 'A' لیول کا پرچہ بھی تھا۔ اور یہ بھی اسی ایجنسی نے مقرر کیا تھا۔

جو وجہ بیان کی گئی وہ یہ ہے کہ یہ امتحانات لندن سے مقرر کئے جاتے ہیں اور ایک ہی دن ساری دنیا میں ہوتے ہیں۔

اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ لندن کچھ تھوڑی سی احتیاط نہ کرے تا کہ کسی بڑے مذہب کی کوئی تقریب ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Exams and religious holidays

From Brig Kh Naseem Iqbal (ret)

Richard Sampson in his letter "Easter & exams" (June 7) has complained about the holding of a certain examination on Easter Sunday. How would the Muslims feel if they had to take an exam on an Eid Day? he asks.

I have an answer for Mr Sampson. My niece took the math paper of the extended programme of the London School of Economics, organized by the British Council in Lahore on June 2, which was the Eid-al Azha. On the same day exam for 'A' level was also held here, organized by the same agency.

The excuse given is that these examinations are scheduled by London, to be held on the same day all over the world. There is no reason why London cannot exercise a little care to ensure that no major religious celebration falls on the day of such exams. But they don't, and only concern themselves with Christian calender. We Muslims understand this pretended ignorance and ignore it.

Mr Sampson should appreciate the fact that whereas Christians in this Islamic country enjoy special privileges such as half holidays on Sundays and other religious holidays like Easter etc. The Muslims in the Christian world do not even get one hour off for the Friday prayers, what to talk of Eids or other religious holidays

Lately, we have been witnessing an increasingly vocal agitation by the Christian community on all sorts of trivial and totally unjustified issues. It is about time they are clearly informed of the attitude of their co-religionists towards the Muslim minorities in their countries, so that the Christians start appreciating the concessions given to them by an Islamic state.

Personally, I recommend a firm policy of simple reciprocity. If the religious needs of Muslims are not respected in the Christian states then the Christians should not be given any special privileges in this country. We may, then, see the church in Pakistan appealing to the pope, the Archbishop of Canterbury and the governments in Europe and the US and elsewhere to respect the religious needs of their Muslim minorities, so that their privileges are restored here.

Lahore Cantt

International, Wednesday, June 16, 1993

دلوں میں منعقد نہ ہو رہی ہو۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتے اور وہ اپنا تعلق صرف اس بات سے رکھتے ہیں کہ عیسائی کیلنڈر کیا کہتا ہے۔ ہم مسلمان اس غفلت کو سمجھتے ہیں اور اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مسٹر سیمپسن کو چاہیئے کہ وہ اس بات کو سراہیں کہ اس اسلامی ملک میں عیسائیوں کو خاص مراعات ملی ہوئی ہیں مثلاً اتوار کو نصف چھٹی اور دوسری تقریبات ایسٹر وغیرہ پر مکمل چھٹی۔ عیسائی دنیا میں مسلمانوں کو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے بھی ایک گھنٹہ کی چھٹی نہیں ملتی۔ عید یا دوسری تقریبات کا تو کہنا ہی کیا۔

کچھ عرصے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ عیسائی کمیونٹی کی طرف سے نہایت زور دار احتجاج کیا جا رہا ہے۔ اور یہ احتجاج چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہوتا ہے اور بغیر کسی جواز کے۔ وقت آ گیا ہے کہ انہیں پوری طرح بتا دیا جائے کہ ان کے ہم مذہب لوگوں کا ان کے ممالک میں مسلمانوں اقلیتوں کے متعلق کیا رویہ ہے تا کہ عیسائی لوگ اس بات کو سراہنے لگیں کہ اسلامی ریاست میں انہیں مراعات ملتی ہیں۔

ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سخت پالیسی اختیار کرنی چاہیئے یعنی ان سے وہی سلوک کرنا چاہیئے جس طرح ہم سے ان کے ممالک میں کیا جاتا ہے۔ اگر مسلمانوں کی ضروریات کو عیسائی ریاستوں میں احترام سے نہیں دیکھا جاتا تو عیسائیوں کو بھی ہمارے ملک میں کوئی مراعات نہیں ملنی چاہئیں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ پاکستان میں عیسائی تنظیمیں پوپ کو اپیل کریں گی۔ آرچ بشپ آف کنٹربری کو اپیل کریں گی اور یورپین حکومتوں کو اپیل کریں گی اور اسی طرح امریکہ کو اور دوسری جگہوں کو بھی کہ وہ مسلمانوں کے لئے ان کی ضروریات کو اپنے ہاں پورا احترام دیں تا کہ انہیں مراعات دوبارہ ملنے لگیں۔

یہ خط لاہور چھاؤنی سے لکھا گیا۔

Christians and Pakistan

From Prof. Jacob E. Lall

A few days ago, there was an argument on the floor of the defunct National Assembly between Maulana Niazi and Peter John Sohotra over the idea whether the Diwan Bahadur S. P. Singha, a Christian leader, had voted in favour of Pakistan or not in the legislative assembly of Punjab.

Our leaders are totally ignorant of the legislative history of our country. That is why nobody ever mentions the role of Christian minority in the establishment of Pakistan.

If my memory serves me right the establishment of Pakistan depended on the vote of majority of the members of legislative assembly of Punjab. At the time of voting the house was equally divided: 88 of the Muslim votes were in favour of establishment of Pakistan and 88 Congress votes were against it.

Quaid-i-Azam approached the Christian MLAs with his word of honour that Pakistan would be a secular state and members of minorities would be equal citizens enjoying all the rights and privileges that the members of the majority community would enjoy.

They were good old times when minorities were not considered despicable. One of the Christian MLAs, Headmaster Fazal Elahi, known for supporting the idea of Pakistan, was deputy speaker. It is not clear whether Mr Fazal Elahi was able to exercise his right to vote. Out of the other three, Messrs Gibbon and Joshua Fazal-ud-Din voted in favour of Pakistan. Mr Singha was a known Unionist, but when the Quaid requested him not to vote against Pakistan, he agreed. Thus he also contributed to the establishment of Pakistan by not increasing the Congress votes.

Lahore

The News International, Saturday, July 24, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۴ جولائی ۱۹۹۳ء

پروفیسر جیکب ای۔ لال نیوز انٹرنیشنل کے ۲۴ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

چند روز ہوئے نیشنل اسمبلی جو اب تحلیل ہو چکی ہے۔ میں مولانا نیازی اور پیٹر جان سہوترا کے درمیان یہ بحث ہوئی کہ کیا دیوان بہادر ایس پی سنگھا جو ایک عیسائی لیڈر تھے، نے پنجاب کی اسمبلی میں پاکستان کے قیام کے حق میں ووٹ دیا تھا یا نہیں۔

ہمارے لیڈرز کلی طور پر اپنے ملک کی لیجسلیٹو تاریخ سے ناواقف ہیں۔ اسی لئے کوئی شخص بھی عیسائی اقلیت نے قیام پاکستان میں جو کردار ادا کیا تھا اس کا ذکر نہیں کرتا۔

اگر میرا حافظہ میری درست رہنمائی کرتا ہے تو قیام پاکستان لیجسلیٹو اسمبلی پنجاب کی اکثریت کے ووٹوں پر منحصر تھا۔ جب ووٹنگ ہو رہی تھی تو حق میں اور خلاف برابر ووٹ تھے یعنی ۸۸ ووٹ مسلمانوں کے تھے اور ۸۸ کانگریس کے ووٹ تھے۔

قائداعظم نے عیسائی ممبران لیجسلیٹو اسمبلی سے باوقار طور پر یہ کہا کہ پاکستان ایک سیکولر ریاست ہوگی اور اقلیت کے نمائندوں کو بھی اسی طرح کے شہری حقوق دئے جائیں گے جو اکثریت کو ملیں گے۔

وہ پرانے اچھے دن تھے جب اقلیتوں کو قابل نفرت نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ایک عیسائی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی ماسٹر فضل الٰہی جو پاکستان کے حق میں خاصے معروف تھے۔ ڈپٹی سپیکر تھے۔ یہ بات تو واضح نہیں ہے کہ مسٹر فضل الٰہی ووٹ کا اپنا اختیار استعمال کر سکے یا نہیں باقی تین افراد میں سے گبن اور جوشوا فضل الدین نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا۔ مسٹر سنگھا ایک معروف یونینسٹ تھے لیکن جب قائداعظم نے ان سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کے خلاف ووٹ نہ دیں تو انہیں نے اس بات سے اتفاق کر لیا۔ اس لئے انہوں نے بھی پاکستان کے قیام کے سلسلے میں کانگریس کے حق میں ووٹ نہ دے کر کانگریس کے ووٹوں میں اضافہ نہ کر کے پاکستان کے قیام کے حق میں کردار ادا کیا۔

یہ خط لاہور سے لکھا گیا۔

بشیر احمد شاہد

ایک چھوٹی سی بات

خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیشہ آپ کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور آپ پر سلامتی ہی سلامتی رہے۔ "الفضل" میں آپ نے جس انداز سے نکھار پیدا کیا ہے وہ واقعی قابل ستائش بھی ہے اور قابل فخر بھی۔ خدا کرے کہ یہ زینت سدا قائم رہے۔

"چھوٹی سی بات" کا کالم بہت ہی مفید ثابت ہو رہا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں اکثر ایسے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں جن کے مشاہدہ سے بعض اوقات بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ لوگ کیوں ایسا کرتے ہیں۔ جبکہ مذہب قدم قدم پر راہنمائی بھی کرتا ہے۔ اور نصائح بھی۔ پھر کیوں لوگ اپنے وعدہ اور قول پر پورا نہیں اترتے۔

جب ہم کسی سے وعدہ کر کے دوسرے کو اس کا پابند کرتے ہیں اور پھر خود ہی اپنے کئے ہوئے وعدہ کو بھول جاتے ہیں۔ تو یہ تکلیف دہ بات نہ ہوگی تو اور کیا۔

اسکے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی زندگی میں کچھ اصول اپنائے۔ قول اور فعل کا معیار بلند کرنے کی طرف خاص توجہ دے ہمارے قول اور فعل میں کبھی بھی تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ جب ہم کسی سے بھی کوئی وعدہ کریں۔ تو اسے ضرور پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر ایسا کرنے میں کوئی امر مانع ہو جائے تو بر وقت اسکی اطلاع کرنی چاہیئے تاکہ دوسرا وقت پر مطلع ہو سکے۔

یہ یقینی امر ہے کہ اچھے اصول اپنا کر اور ڈسپلن کا اعلیٰ معیار قائم کر کے ہی انسان زندگی میں ترقی کی منازل طے کر سکتا ہے۔ وقت اور لمحات کبھی کسی کا انتظار نہیں کیا کرتے۔ کہنے کو تو یہ چھوٹی باتیں ہیں مگر دیکھا جائے تو اپنے اندر کامیابیوں اور کامرانیوں کا راز پنہاں رکھتی ہیں۔

آئیے ہم ان پر ذرا غور تو کر کے دیکھیں کہ ہم ان پر کہاں تک عمل پیرا ہیں۔ کیونکہ ان باتوں کو اپنانے سے ہی زندگی بنتی ہے اور سدھرتی ہے اور اس پر نکھار آتا ہے۔

آخر میں خاکسار اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرمہ حمیدہ بشیر احمد صاحبہ

کراچی سے لکھتی ہیں:

برادرِ محترم سیفی صاحب۔

اُمید ہے آپ بخیریت ہوں گے اللہ تعالیٰ کرے الفضل ہمیشہ ترقی کی راہوں پر بڑھتا رہے آپ کے زیرِ سایہ۔

۵ جولائی کے الفضل سے روزنامہ ڈان میں محترمہ اسماء مسعود صاحبہ کا لکھا ہُوا خط پڑھا۔ جس میں انہوں نے مکرم پروفیسر عبدالسلام صاحب کی صحت کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پاکستانی حکومتوں اور پریس کے محترم پروفیسر سلام صاحب کی طرف انتہائی سرد رویے اور عدم توجہی کا ذکر کیا۔ محترمہ بہن نے بہت اچھا خط لکھا ہے۔ لیکن اُن کے الفاظ یعنی (پروفیسر صاحب محترم) ایک ایسی نا تشخیص کردہ نیورولوجیکل بیماری سے علیل ہیں۔ جو آپ کی جسمانی اور ذہنی قابلیتوں کو گھُن کی طرح کھا رہی ہے" پڑھ کر طبعاً بہن ہونے کے ناطے میں اپنے دلی جذبات بھائی جان عبدالسلام صاحب کے لئے نہ لکھوں تو میرا ضمیر مجھے معاف نہیں کرے گا۔ اُن کے لئے عرض کروں کہ اُن کی گرانقدر خدمات کی قدر یا ناقدری کا مسئلہ اگر ضرورت سے زیادہ اخبارات میں نہ آئے تو مناسب ہو گا۔ وہ اس طرح کے خاکسار فطرت قابلِ قدر جوہر ہیں کہ اپنی ذات کی تعریف قدر یا ناقدری کا اثر لئے بغیر ہمہ وقت بنی نوع انسان کی سلامتی اور خدمت کی شاہراہ پر گامزن ہو کر اپنے آپ کو بھلا چکے ہیں۔

اپنے احباب کرام کے ازدیاد ایمان کے لئے میں اپنے ابّا جان چوہدری محمد حسین صاحب کی خود نوشت سوانح حیات سے نقل کرتی ہوں۔

"میں شام کی عبادت کی سنتیں۔ احمدیہ جھنگ شہر کے موذن کے پاس پڑھ رہا تھا۔ کہ ــ (ترجمہ) ــ اے ہمارے رب ہمیں ہمارے ازواج اور ہماری اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما... الخ کی دُعا پڑھی۔ جس پر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک لڑکا پکڑا دیا گیا۔ جس کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور لے لیا میں نے اس کا نام دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس کا نام عبدالسلام ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دوسرے روز بذریعہ چٹھی اپنی بیوی کو اس کے میکہ اس (۔) سے آگاہ کیا۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ (۔) ۳ر جون ۱۹۲۵ء کو دکھایا۔ بعد ازاں ۲۹ر جنوری ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک بوقت (۔) جمعہ "عبدالسلام" پیدا ہوئے۔

محترم برادرم پروفیسر صاحب نے اپنے کرم فرماؤں اور محبت و عزت کرنے والوں کی ضرورت سے زیادہ مظلومانہ تحریروں سے ماورائی ہیں۔ کیونکہ اس طرح پڑھنے والوں خصوصاً نئی نسل کے ذہنوں میں طرح طرح کے خدشات اور خیالات اُبھرنے لگتے ہیں۔

میری درخواست ہے کہ بھائی جان محترم کے محبت کرنے والے اُن کے لئے دُعا کر دیا کریں۔ اگر پاکستان کی حکومتوں اور پریس نے قدر نہ کی تو کیا ہُوا؟ جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو اس کو کسی کے قدر نہ کرنے کی فکر نہیں ہُوا کرتی۔

ڈان ۵ر جولائی کا تراشہ ارسال ہے۔ اُسے ترجمہ کے ساتھ چھاپ دیں شکریہ۔

لیجئے ترجمہ حاضر ہے

اطہر علی صاحب نے پروفیسر سلام صاحب کی خیریت اور صحت کے متعلق ان کے خاندانی ذرائع سے اطلاع حاصل کرتے ہوئے ڈان کے ۵ر جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں بتایا ہے کہ پروفیسر عبدالسلام جو نیوکلیئر فزکس کے نوبل انعام یافتہ ہیں اور عالمی طور پر مشہور ہیں۔ حال ہی میں آکسفورڈ میں گرنے کی وجہ سے جو انہیں تکلیف ہوئی تھی اس سے اب وہ صحت یاب ہو رہے ہیں۔ یہ بات ان کے فیملی کے ذرائع نے بتائی ہے۔ ان ذرائع نے حالیہ پریس رپورٹوں کو مسترد کیا جن میں کہا گیا تھا کہ پروفیسر سلام کو سٹروک ہوا ہے۔ آپ اس وقت آکسفورڈ کی ایک عالمی کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں

پروفیسر سلام صاحب کی فیملی کے ایک فرد نے ڈان کو بتایا کہ یہ خبر کہ انہیں سٹروک ہوا ہے ان کے دوستوں اور خیر خواہوں کے لئے کوفت اور تکلیف کا باعث ہوئی ان دوستوں اور بہی خواہوں میں سے کئی ایک پاکستان اور دوسرے مقامات پر بھی فون کر کے ان کی خیریت پوچھتے رہے ہیں۔ اگرچہ گرنے کی وجہ سے انہیں کمزوری تو لاحق ہوئی ہے لیکن طبی معائنوں سے جس میں برین کی سکیننگ بھی شامل ہے۔ ثابت ہوا ہے کہ کوئی ایسی بات نہیں۔ ان کے قریبی دوست کہتے ہیں کہ وہ ذہنی طور پر چاق و چوبند ہیں اور اپنے آپ کو اس کام کے لئے ہمہ وقت مصروف رکھتے ہیں۔ جو کچھ عرصے سے انہوں نے شروع کر رکھا ہے۔ اور وہ کام ہے تیسری دنیا کے ممالک میں سائنس کی تعلیم کا فروغ حال ہی میں ڈاکٹر سلام صاحب نے خلیج اور بنگلہ دیش کا بھی اسی مقصد کے تحت دورہ کیا۔ پروفیسر سلام صاحب کا ایک ایسی بیماری کے سلسلے میں کچھ سالوں سے علاج جاری ہے جو وریدوں پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ ان کے خاندان کا کہنا ہے کہ ان کے ڈاکٹروں نے جو نئی دوائیں تجویز کی ہیں وہ خاصی مفید ثابت ہو رہی ہیں لیکن گرنے کی وجہ سے صحت یابی کی رفتار میں فرق پڑ گیا ہے۔ آپ مئی کے آخری ایام میں گرے تھے۔ اس بیماری کی وجہ سے آپ کو وہیل چیئر پر بیٹھنا لازمی ہو گیا۔ لیکن اب صحت یابی کے آثار نمایاں ہیں۔

[اگرچہ اس تراشے کا ترجمہ ہم نے پہلے ہی کر لیا ہوا تھا۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر شائع نہ کیا جا سکا۔ اب محترم ڈاکٹر صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ حمیدہ بشیر احمد نے ہمیں اپنے خط میں کچھ تفاصیل بھی بھیجی ہیں اور یہ تراشہ بھی اور انہوں نے چاہا ہے کہ اس تراشے کا ترجمہ شائع کر دیا جائے۔]

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب

مانٹریال کینیڈا سے لکھتے ہیں:

محترم برادرم جناب نسیم سیفی صاحب (ایڈیٹر الفضل) ربوہ۔ پاکستان

کچھ لوگ کسی طور بھی آتے ہی نہیں یاد
کچھ لوگ کسی طور بھلائے نہیں جاتے

میرے محترم و مکرم! معذرت خواہ ہوں کہ ایک عرصہ سے آپکی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکا۔ مگر الفضل کے ذریعہ آپ تو اپنا فرض ادا کرتے رہے ہیں۔ گو الفضل مختلف دوستوں کے لئے مختلف رنگوں میں دلچسپی کا باعث ہے۔ مگر ہمارے جیسوں کے لئے جن کو آپ سے دیرینہ آشنائی یا ایک خاص تعلق ہے ایک رنگ میں الفضل کی آمد نصف ملاقات کا رنگ بھی رکھتی ہے اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ جو خدمات آپ انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں اور بھی برکت دے اور زیادہ سے زیادہ اپنے فضلوں کا وارث کرے۔

برادرم محترم! میں یہ خط آپ کو مانٹریال۔ کینیڈا سے لکھ رہا ہوں۔ خیال نہیں تھا کہ میں اپنی موجودہ حالت میں یہ لمبا سفر اختیار کر سکتا۔ لندن میں زندگی اپنے رنگ میں مناسب ہی چل رہی تھی اور حضور اقدس کے وہاں ہونے سے کسی اور جگہ جانے کو دل بھی نہیں چاہتا۔ بلکہ گراں گزرتا ہے کہ انسان اس محبت کرنے والے مقدس وجود کی زیارت سے چند ہفتوں کے لئے ہی دُوری اختیار کرے۔ مگر حالات کا تقاضا بعض دفعہ مجبور کر دیتا ہے تو کرنا ہی پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹروں کے مشورہ کے بعد اللہ کا نام لے کر یہ قدم اٹھا لیا اور چند ہفتوں کے لئے یہاں اپنے بچوں کے پاس آ گیا۔ ان ایام میں یہاں علاوہ بعض گھریلو تقریبات کے جماعت کینیڈا کا اور جماعت امریکہ کا جلسہ بھی ہو رہا ہے۔ خدا کرے یہ چند روز ان تقریبات میں اچھے رنگ میں گزر جائیں۔ ویسے اس سے قبل قادیان کے جلسہ کی تقریب بھی ہوئی جہاں حضور اقدس بھی تشریف فرما تھے۔ پھر اس کے بعد کینیڈا کی (بیت) کے افتتاح کی ایک خاص تقریب بھی ہوئی اور اس کے لئے حضور اقدس بھی تشریف فرما تھے۔ مگر ان دنوں اپنی بیماری کے باعث عاجز کو جرأت اور ہمت نہ ہو سکی کہ ان تقاریب میں شامل ہو سکوں۔ جس کا بہرحال افسوس ہے۔ بہرحال اب طبیعت کچھ سنبھلی ہوئی نظر آئی تو اللہ کا نام لیکر یہ قدم اٹھا لیا۔ خدا کرے یہ سفر بہر رنگ بابرکت ہو اور صحت پر بھی اچھا ہی اثر ہو۔

میں یہاں کینیڈا میں عید سے ایک روز ہی پہلے پہنچا۔ ٹورنٹو ائیرپورٹ پر اپنے عزیز پیشقدمی کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ چنانچہ یہاں کے قیام کا پہلا ہفتہ اپنے داماد عزیزم طارق شکیل کے پاس کنگسٹن کے حلقہ میں گزارا اور عید بھی اسی جگہ منائی۔ دوستوں کی خواہش تھی کہ عید میں پڑھاؤں گو ایک عرصہ سے اپنی صحت کی وجہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے تقریروں وغیرہ کا یا خطابات کا کام بند ہی کیا ہوا تھا۔ اس لئے ابتداءً تو میں نے معذرت ہی کی۔ مگر پھر دوستوں کے اصرار پر میں نے عید دوستوں کی خواہش پر پڑھا دی۔

جس کے بعد پھر دن بھر احباب کے ساتھ محفل جاری وساری رہی۔ اگلے ہفتے پھر میں اپنے بیٹے عزیزم عزیزاللہ کے پاس مانٹریال آگیا۔ جہاں سے آپ کو یاد کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ احمدیت کے طفیل مخلصین اور محبت کرنے والے احباب دنیا کے دور دراز حصوں میں ہر جگہ میسّر ہیں جو راحت و آرام اور تسکین کا باعث ہیں۔ جس کے لئے اپنے مولا کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر کرے اور ہماری زندگی اسکی رضاء کے موافق بسر ہو۔

لندن کا جلسہ سالانہ بھی عنقریب ہونے والا ہے۔ خیال ہے اس جلسہ پر حاضر ہو سکوں گا۔ آپ سے ملے بھی اب ایک عرصہ ہو گیا ہے امید ہے آپ بھی اس جلسہ پر تشریف لا سکیں گے خدا کرے آپ اپنی مصروفیات سے وقت نکال سکیں۔ یہاں لندن میں بہت سے دوستوں کو آپ سے ملنے کی خواہش ہے خدا کرے ہمارا یہ جلسہ بھی ہر رنگ خیر و برکات کا موجب ہو۔ اصل رونق تو حضور اقدس ہی کی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے

بقیہ: صـ ۵

دی جائے گی۔ اس قانون سے پہلے قانون میں جو قانونِ شفعہ ۱۹۱۳ء کہلاتا تھا ایسا برابر حق والا شفعہ کر ہی نہ سکتا تھا۔ مگر نئے قانون میں برابر حق والے کو بھی حق شفعہ دے دیا گیا ہے۔ اب اگر ایک مشترکہ مالک دوسرے مشترکہ مالک کو زمین فروخت کر دے تو تیسرا مشترکہ مالک اس بیع پر شفعہ کر سکتا ہے اور اس صورت میں بیع شدہ اراضی مدعی اور خریدار میں بحصہ برابر تقسیم کر دی جائے گی مگر دائرگی دعویٰ کے بعد خریدار کا حق شفعہ کسی بھی وراثت کے ملنے سے مدعی سے فائق ہو جائے۔ (خواہ عدالت کے آخری فیصلہ تک کسی بھی مرحلہ پر ہو جائے) تو دعویٰ مدعی خارج قرار پائے گا۔ اگر وراثت کے علاوہ کسی دیگر طریق پر خریدار کا حق مدعی کے برابر یا فائق بعد از دائرگی دعویٰ ہو جائے تو اس کا دعویٰ پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ دعویٰ بیع اراضی سے چار ماہ کے اندر کیا جائے۔ اگر رجسٹری یا انتقال نہ کرایا گیا ہو تو قبضہ بیع کے چار ماہ کے اندر کیا جائے۔ اگر رجسٹری یا انتقال بھی نہ کرایا جائے قبضہ موقع پر بھی نہ لیا جائے تو حقدار کے علم سے چار ماہ کے اندر دعویٰ دائر کیا جائے گا۔ مگر پاکستان کی کسی بھی عدالت بشمول سپریم کورٹ آف پاکستان۔ ہائی کورٹس کو یہ حق / اختیار حاصل نہ ہے کہ وہ اس چار ماہ کی میعاد میں ایک دن کی بھی توسیع کر سکیں۔ اگرچہ بعض دیگر صورتوں میں اور بعض دیگر مقدمات میں پاکستان کی جملہ عدالتوں کو توسیع میعاد کے اختیارات حاصل ہیں۔ مگر شفعہ کی اغراض کے لئے توسیع میعاد عدالتیں نہ کر سکتی ہیں۔ لہٰذا وقت کی شدت سے پابندی ضروری ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ دائرگی دعویٰ کے ایک ماہ کے اندر زر بیع کا ⅓ حصہ عدالت میں جمع کروایا جائے۔ اور اگر دعویٰ ۲۵۰۰۰ روپے سے زائد مالیت کا ہے (اس سے مراد قانونی مالیت ہے۔ زر بیع مراد نہیں ہے) تو کورٹ فیس ادا کر کے دعویٰ کیا جائے۔ ورنہ عرضی دعویٰ مسترد اور دعویٰ خارج بھی ہو سکتا ہے۔

شفعہ اور دیگر مقدمات دائر کرنے کے لئے بر وقت کسی ماہر وکیل سے مشورہ لازمی ہے۔ ورنہ اپنی رائے پر عمل کرنے یا کسی غیر مناسب وکیل سے مشورہ کرنے کی صورت میں جبکہ وہ درست رہنمائی نہ کر سکتے ہوں آپ کا دعویٰ خارج بھی ہو سکتا ہے اور فریق ثانی سے تعلقات خراب ہونے کے علاوہ آپ کا سرمایہ بھی ضائع ہو سکتا ہے اور آپ کے ہاتھ میں قیمتی جائیداد بھی آتے آتے دور جا سکتی ہے۔ پس لازم ہے کہ قانونی پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر اپنا حق شفعہ استعمال کریں یا اس کا دفاع کریں۔ اور دونوں صورتوں میں دعاؤں سے کام لیں۔ کیونکہ کسی بھی تدبیر و ترکیب میں مؤثر حقیقی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے باقی سب تو بے جان وسیلے ہیں جن کی کوئی اہمیت و طاقت نہ ہے

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی عرصہ دو سال سے پراسٹیٹ گروتھ کی وجہ سے علیل ہیں اور آج کل لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔

○ عزیزہ فرحت ناز بنت مکرم ناظر احمد سلیم صاحب ربوہ کے گلے کا اپریشن بفضلِ خدا خیریت سے ہو گیا ہے۔

○ عزیزہ فرح شہناز بنت مکرم ضیاء الدین ظفر صاحب ربوہ کی آنکھ پر چوٹ لگ گئی ہے ابھی مکمل آرام نہیں ہے۔

○ مکرمہ اہلیہ رشید احمد سلیم صاحب معلم وقفِ جدید ایک ہفتہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

ولادت

مکرم خالد اقبال صاحب (ساہیوال) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت نے ازراہ شفقت نومولود کا نام حامد اقبال عطا فرمایا ہے جو مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب (برادر اصغر مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) کا پوتا اور مکرم مرزا عزیز احمد صاحب محمد نگر لاہور کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا محمد یوسف صاحب بڑ آف کنگ بریار (سیالکوٹ) حال دارالنصر شرقی مورخہ ۱۴ ر جولائی ۹۳ء کو بعارضہ فالج انتقال کر گئے۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

طلباء و طالبات متوجہ ہوں

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے احمدی طلبہ مزید تعلیم کے سلسلہ میں فوری طور پر نظارت تعلیم سے راہنمائی حاصل کریں۔

(ناظر تعلیم)

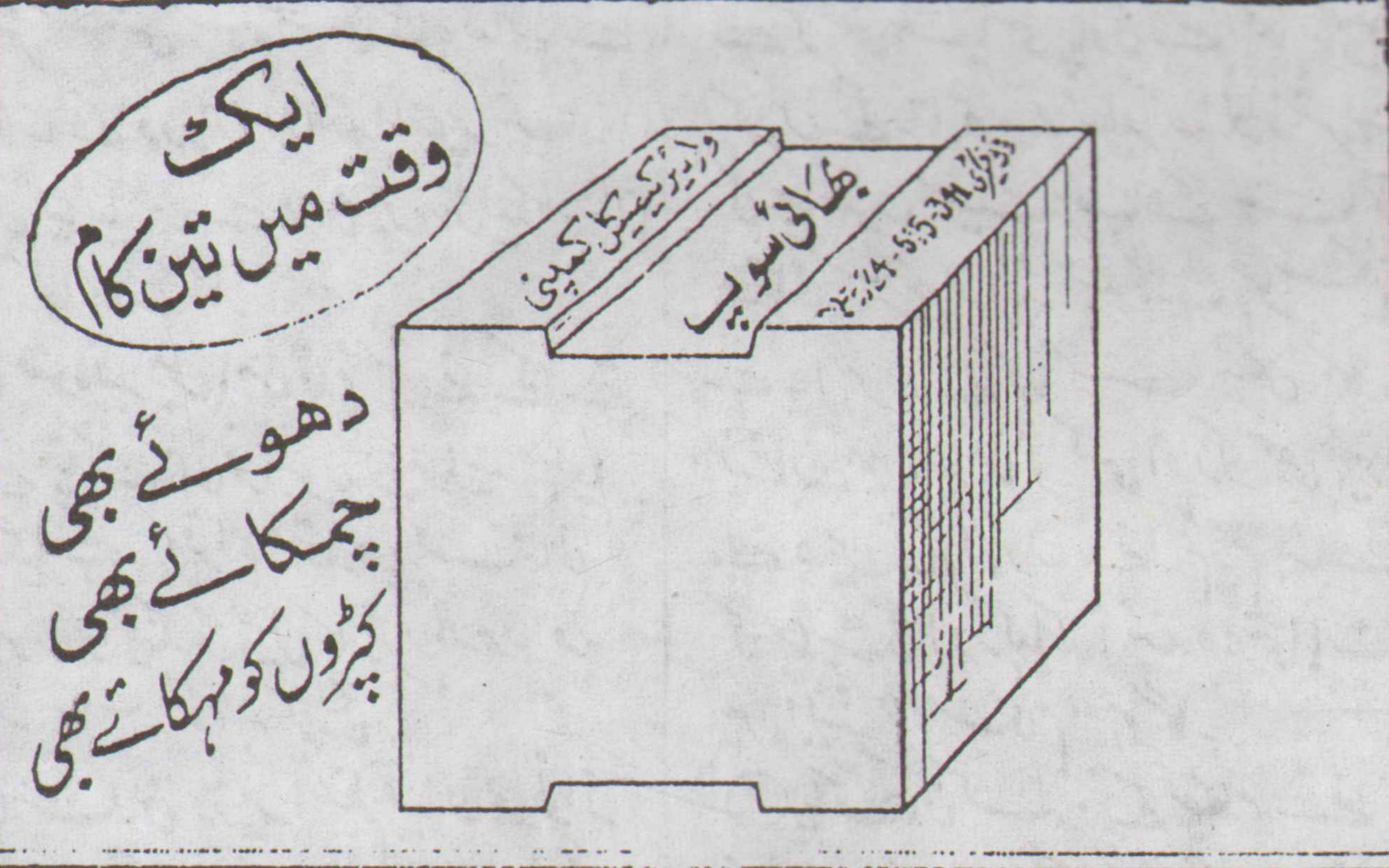

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR
وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ
بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں۔
وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد
فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۱۷۷۶۴ - ۶۴۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۹ ۔ جولائی ۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے ۔

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ اقتصادی پالیسیوں پر وسیع تر سیاسی اتفاق رائے ہو رہا ہے ۔ موجودہ بجٹ مزاری کی نگران حکومت نے تیار کیا تھا جسے نواز حکومت نے بحالی کے بعد پیش کیا ۔ موجودہ نگران حکومت بھی اس پر عمل کرے گی عالمی اقتصادی برادری کو اس سے زیادہ یقین دہانی نہیں کرائی جا سکتی ۔

○ آئی ایم ایف نے پاکستان سے تعاون جاری رکھنے اور مذاکرات کے لئے اپنی ٹیم اسلام آباد بھجوانے کا اعلان کر دیا ہے ۔

○ صدر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ کسی لیڈر کو عدالتی فیصلوں پر تنقید کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ عدلیہ کا احترام ہر ایک پر لازم ہے نگران حکومت عدلیہ کے وقار کو کسی قیمت پر مجروح ہونے نہیں دے گی ۔ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ صاحب سے ملاقات کے دوران ان اقدامات پر تبادلہ خیال کیا گیا جن سے عوام میں عدلیہ کا احترام قائم رکھا جائے گا ۔

○ صومالیہ میں امن قائم کرنے کے لئے مزید پاکستانی فوجیوں کو صومالیہ پہنچا دیا گیا ہے ۔ اقوام متحدہ پاکستانی فوجیوں کو ٹینک ، ہیلی کاپٹر ، بارود اور دوسرا اسلحہ فراہم کرے گی ۔

○ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ بے نظیر بھٹو کے تعاون سے وہ صدارتی اختیارات ختم کرنے کو تیار ہیں جن کے ذریعے ہم دونوں کی حکومتوں کو ختم کیا گیا ۔ رائٹر کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ روپے کی قیمت میں کمی مفاد پرست سیاستدانوں اور بیرونی طاقتوں کی سازش سے ہوئی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ موروثی سیاستدانوں کا خاتمہ ہو جائے گا ۔ ہم نے روایتی سیاست کو خیر باد کہنے کا فیصلہ کر لیا ہے موروثی اور جاگیر داری نظام اکیسویں صدی کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا ۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ سے اتحاد کے لئے پیر پگاڑا سے جلد رابطہ کروں گا ۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین سے کوئی بات چیت نہیں ہوئی ۔ انہوں نے کہا کہ کسی اتحاد میں شامل نہ ہونے کا فیصلہ ملکی سیاست کو موقع پرستوں مفاد پرستوں اور منافقوں سے پاک کرنے کی طرف ایک قدم ہے ۔

○ بھارت نے ایٹمی تجربات نہ کرنے کی پاکستان تجویز پھر مسترد کر دی ہے ۔ پاکستان نے ایک ہفتہ پہلے بھارت کو اس تجویز کا اعادہ کیا تھا کہ علاقے میں ایٹمی تجربات پر پابندی عائد کرنے کا سمجھوتہ کیا جائے جونیجو مرحوم کے دور میں یہ تجویز پہلی بار پیش کی گئی تھی ۔

○ حکومت پنجاب سیکرٹری پنجاب اسمبلی کے اغوا کیس پر مزید کارروائی سے دستبردار ہو گئی ہے ۔ ہائیکورٹ کیس کی مزید سماعت تعطیلات کے بعد کرے گی ۔

○ جماعت اسلامی کی تائید و حمایت سے قائم ہونے والے اسلامک فرنٹ نے الگ بلیٹ فارم اور نشان پر الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس فرنٹ کے چیئرمین قاضی حسین احمد ہیں ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ کسی سیاسی پارٹی سے اتحاد نہیں کریں گے ۔ تاہم بے نظیر اور نواز شریف کی جماعتوں سمیت سب کے ساتھ مقامی سطح پر ایڈ جسٹمنٹ ہو سکتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ سائیکل کا نشان ہمیں نہ ملا تو کسی اور کو بھی نہیں لینے دیں گے انہوں نے ایٹم بم بنانے کی حمایت کی اور کہا کہ آئندہ انتخابات میں ایشو " اسلام " ہو گا ۔

○ پاکستان کسٹمز کے حکام نے الیکٹرانک کے سامان کی سمگلنگ کے ایک بڑے سکینڈل میں ہاکی کے سابق کپتان حسن سردار کو اس واقعہ کا ذمہ دار اور سرغنہ قرار دے دیا ہے ۔

○ امریکی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں صدر اسحاق کو ہم نے کوئی دھمکی نہیں دی ۔ امریکہ کو صرف پاکستان ہی کے نہیں دنیا بھر کے ایٹمی پروگراموں پر تشویش ہے ۔

○ میاں نواز شریف نے قطعی طور پر اعلان کیا ہے کہ جماعت اسلامی سمیت کسی دوسری سیاسی جماعت سے انتخابی اتحاد نہیں کریں گے ۔ البتہ مختلف حلقوں پر سیاسی ریڈ جسٹمنٹ ہو سکتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا تحریک استقلال سے رابطہ ہے

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سیاسی جماعتوں سے ہماری بات چیت جاری ہے ۔ نیا سیاسی اتحاد اگست میں بنے گا ۔ انہوں نے کہا کہ جب پی ڈی اے بنایا گیا اس وقت سیاسی صورت حال اور تھی ۔ بعد میں مسلم لیگ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئی ۔ انہوں نے کہا کہ نیا اتحاد تمام جماعتوں کے امیدواروں کی درخواستیں مل جانے سے پہلے نہیں بنے گا ۔ انہوں نے کہا کہ ہم صدر اسحاق سے اس لئے مل گئے تھے کہ وہ عام انتخابات پر راضی تھے ۔ اگر نواز شریف راضی ہو جاتے تو ہم ان کے ساتھ مل سکتے تھے ۔ انہوں نے کہا کہ اس بار ہمارا نعرہ معیشت ہے ۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ معیشت قومی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے ۔

○ قرضے ادا نہ کرنے والے سیاستدانوں کی فہرست تیار کر لی گئی ہے ۔ ۱۸۳ ۔ افراد کی اس فہرست میں نواز شریف کابینہ کے ۶۰ فیصد ارکان اور پیپلز پارٹی کے صف اوّل کے متعدد لیڈر شامل ہیں ۔ خیال ہے کہ ان کے الیکشن میں حصہ لینے پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے ۔

○ نگران حکومت نے آئندہ انتخابات کو غیر جانبدار بنانے کے لئے مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور ایڈمنسٹریٹروں کو سبکدوش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے

○ لاہور ہائیکورٹ نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کو عدالت میں طلب کر لیا ہے کہ وہ آ کر یہ بتائیں کہ انہوں نے کس اختیار کے تحت پلاٹ بانٹے تھے ۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے انتخاب سے پہلے احتساب کی درخواست مسترد کرتے ہوئے درخواست گذار ایم ڈی طاہر ایڈووکیٹ کو پانچ ہزار روپے جرمانہ کیا ۔ تاہم بعد ازاں جرمانے کا حکم واپس لے لیا گیا ۔

○ ہائی کورٹ نے ریمارکس دئیے ہیں کہ قانون دیت کا غلط استعمال ہو رہا ہے ۔ قاتل پارٹی کی طرف سے مقتول پارٹی کے افراد کو قتل کی دھمکیاں دے کر صلح نامے کرا لئے جاتے ہیں ۔

○ پاکستان اسلامک فرنٹ اور متحدہ دینی محاذ کے درمیان انتخابی اتحاد کے لئے مذاکرات کامیاب رہے ۔

ضرورت خادم

○ بیت النصرت محلہ دار الرحمت وسطی کیلئے ہمہ وقت ایک خادم کی ضرورت ہے ۔ رہائش بجلی اور گیس کی سہولت موجود ہے ۔ خواہشمند دوست جلد صدر صاحب محلہ مکرم مجید احمد صاحب سے رابطہ کریں ۔ صدر محلہ یا امیر جماعت کی تصدیق ہمراہ لائیں ۔

اعلان

ایک ریٹائرڈ فوجی ڈرائیور کی ضرورت ہے ۔ اگر کھانا پکانا بھی جانتا ہو تو ترجیح دی جائے گی ۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں ۔
مکان ۲۷ ۔ ڈی نیو مسلم ٹاؤن نزد پوسٹل کالونی لاہور

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش اینٹینا خریدنے کیلئے
قیمت ۱۳۵۰۰/- ڈش ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱ ۔ ہال روڈ ۔ لاہور
فون : ۳۵۵۴۲۲ ۔ ۷۲۲۶۵۰۸

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری ، سوکھا پن ، دستوں ، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک قیمت ۔ ۱۲/ Rs لٹریچر مفت ۔
کیور ٹیو میڈیسین (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون : ۶۰۶ ۔ ۷۷۱ ربوہ

ہر سائز ، ہر قسم فریج ، ڈیپ فریزر ، ٹی وی ، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱ ۔ لنک میکلوڈ روڈ ۔ لاہور پر تشریف لائیں ۔
فون نیا : ۷۲۲۳۲۰۴ ، ۷۲۳۱۶۸۰ ، ۷۲۳۱۶۸۱
فون پرانا : ~~۲۲۳۲۰۴ ، ۲۳۱۶۸۰ ، ۲۳۱۶۸۱~~

پتہ